Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, **ISSN (Online):** 2618-1363

Issue 1,Vol 5, January-March,2023

شمارہ۱، جلد۵، جنوری—مارچ، ۲۰۲۳

استشراقی فکر پر معرکہ الآراء اردو تصانیف

ایک تجزیاتی مطالعہ

قرۃ العین فوزیہ[1]

ڈاکٹر حافظ عبدالمجید[2]

Abstract:

In Indian subcontinent Pakistani writers have tried to discuss and clear the idea and thoughts presented by the orientalists about Islam. The Orientalists in their writing has not painted real picture of Islam and have added their own feelings and interpretation to create doubt in readers about Islam. A few of those have outlined thoughts about Islam which misguided the readers. To present the real face some Muslim scholars tried to show portrait real original and actual rituals of Islam. The writers have gone to the following available books of the authors and presented my feelings in the article under discussion.

Islam aur Mustashraqeen by Dr Hafiz Muhammad Zubair, Alam Islam pr Mustashraqeen ki fikri Yalghar By Muhammad Ismail Badayooni, Istiraqi Fareeb by Muhammad Ismail Badayooni Zia-un-Nabi by Pir Karam Shah Alazhari, Aloom-ul-Quran by Mulana Muhammad Taqi Usmani, Lareeba feeh by Abu Muhammad Manzoor bin Abdul Hameed Afaqi. Some translations as Bible sy Quran tak, Sharq Shanasi, Ummahat-ul-Momeneen aur Mustashraqeen, Muhammad Peghamber Ehd-e-Rawan, Muhammad Peghamber Islam ki Sawanih Hayat, Muslmano ka Seyasi Urooj-o-Zawal.

The author of this article have manually studied the above marvelous books and organized the diamonds of Found there in these books produced here under.

Keywords:

Orientalists,Islam

Muslim scholars

Islam,aur Mustashraqeen

[1] پی ایچ ڈی سکالر گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

[2] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک سٹڈیز اینڈ عربیک، گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

استشراق دور حاضر کا ایک جلتا ہوا موضوع ہے جس نے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اہل یورپ کے ایک طبقہ نے اپنی زندگیاں مشرق کے متعلق جاننے میں گزار دیں جس کے نتیجے میں انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور دیگر معروف یورپی زبانوں میں اسلام سے متعلق ایسا مواد سامنے آیا ہے جسے اسلام کی یورپین تعبیر کہا جا سکتا ہے اس تحقیق سے اسلامی مخطوطات کا بڑا ذخیرہ تو اہل علم کے ہاتھ آیا ساتھ ساتھ یورپی لوگوں نے اسلام میں شکوک و شبہات کو راہ دی۔

تحریک استشراق کی ریشہ دوانیوں سے برصغیر کے علماء آگاہ ہوئے تو انہوں نے اس میدان میں حتی المقدور اپنا حصہ ڈالنے اور اسلامی نقطہ نظر پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہیں۔ اپنی ان مساعی کی بنا پر وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں اور ان کی علمی و ادبی خدمات خراج تحسین پیش کئے جانے کے لائق ہیں۔

تحریک استشراق کے حوالے سے وجود میں آنے والا اسلامی اردو ادب گوناگوں کی قسم کا ہے اس موضوع پر موجود ادب مکمل تصنیفات کی صورت میں بھی موجود ہے اور بعض تصانیف کے اہم حصے کے طور پر بھی موجود ہے۔

بعض انگریزی اور عربی کتب کے تراجم بھی ہوئے ہیں۔ یہ ادب ایک طویل عرصے سے اپنی ارتقائی منازل طے کرتا رہا ہے یہ اپنے تنوع، ضخامت اور قدامت ہر لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ادب ہے۔ آج تک کسی سکالر اور محقق نے اس جانب توجہ نہیں کی اور نہ ہی کسی محقق نے اس کی افادیت و اہمیت اور اس کی قدر و قیمت کا تعین کرنے کی کوشش کی ہے اس آرٹیکل میں اس سلسلے میں شائع ہونے والی مستقل کتابوں اور تراجم کو شامل کیا گیا ہے۔

استشراق کی لغوی اور اصطلاحی وضاحت

ان کتب کے تعارف سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ استشراق کیا ہے لفظ شرق کا مادہ "ش،ر،ق" ہے۔ اور یہ باب استفعال سے مصدر ہے باب استفعال کے خاصہ "طلب" کی وجہ سے اس میں لفظ "ش" طلب کا مفہوم ادا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس لفظ کا اردو ترجمہ "شرق شناسی" کیا گیا ہے۔ عام فہم الفاظ میں استشراق کا معنی و مفہوم مشرق کو جاننے کی طلب یا خواہش رکھنا ہے۔[3]

کیا ہم مشرق سے تعلق رکھنے والے کسی عالم کو مستشرق کہہ سکتے ہیں جو مشرقی علوم والسنہ کا جاننے والا ہو۔ اسی طرح کیا ہم کسی ایسے مسلمان کو مستشرق سکتے ہیں۔ خواہ اس کا تعلق مغرب ہی سے کیوں نہ ہو؟ ظاہر ہے نہیں کہہ سکتے معلوم ہوا کہ اصلاحاً یا عرفاً یہ لفظ مخصوص ہے ان غیر مسلم علمائے مغرب کے لئے جو مشرقی زبانوں اور علوم و آداب میں دلچسپی لیتے ہیں۔[4]

ایک اور تعریف یوں دی جاتی ہے: غیر مشرقی لوگوں کا مشرقی زبانوں تہذیب فلسفے ادب اور مذہب کے مطالعے میں مشغول ہونے کا نام استشراق ہے"[5] یہ کہنا درست ہے کہ استشراق اسلام کے مطالعہ کے پہلو سے کسی بھی اعتبار سے کوئی علم نہیں کہلا سکتا، بلکہ یہ ایک خاص قسم کی آئیڈیالوجی

---

[3] ڈاکٹر حافظ محمد زبیر، اسلام اور مستشرقین، مکتبہ رحمۃ اللعالمین، ص:2

[4] سید عبدالرحمان، صباح الدین، اسلام اور مستشرقین، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی ہند، جلد:2، ص:66

[5] پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور جلد 6، صفحہ 119

ہے جس کا مقصد اسلام کے بارے میں کچھ خاص قسم کے تصورات کی نشر واشاعت ہے، چاہے اسلام کے بارے میں وہ قائم کیے گئے تصورات حقائق پر مبنی ہو یا اوہام اور جھوٹ پر"[6] مندرجہ بالا تعریفات کسی حد تک استشراق کی وضاحت کرتی ہیں لیکن عمومی طور پر پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تعریف زیادہ جامع اور مانع سمجھی جاتی ہے جو ذیل میں ہے۔

اہل مغرب بالعموم اور یہود و نصاری بالخصوص جو مشرقی اقوام خصوصا ملت اسلامیہ کے مذاہب زبان و تہذیب و تمدن تاریخ ادب انسانی قدروں ملی خصوصیات وسائل حیات اور امکانات کا مطالعہ معروضی تحقیق کے لبادے میں اس غرض سے کرتے ہیں کہ ان اقوام کو اپنا ذہنی غلام بنا کر ان پر اپنا مذہب اور اپنی تہذیب مسلط کر سکیں اور ان پر سیاسی غلبہ حاصل کر کے ان کے وسائل حیات کا استحصال کر سکیں ان کو مستشرقین کہا جاتا ہے اور جس تحریک سے وہ لوگ منسلک ہیں وہ تحریک استشراق کہلاتی ہے۔[7]

استشراق و مستشرقین کی تعریف کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ استشراقی فکر کو روشناس کرانے کے لئے کون لوگ آگے آئے؟ انہوں نے اس سلسلے میں کیا کام کیا؟ اس سلسلے میں علمائے کرام کی مساعی کیا ہیں؟ انہوں نے کون کون سی کتب تحریر کیں۔

1۔ اسلام اور مستشرقین

اس سلسلے کی ایک کوشش ڈاکٹر حافظ محمد زبیر کی اسلام اور مستشرقین" ہے کتاب 184 صفحات پر مبنی ہے جس کے ناشر مکتبہ رحمتہ للعالمین ہیں۔ کتاب 2014 میں شائع ہوئی۔ مصنف نے اعلی تعلیمی سطح پر ایسی کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس کی کہ جس سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلباء استفادہ کر سکیں، لہذا انہوں نے ایک ریفرنس بک کی تیاری کے لئے مواد اکٹھا کرنا شروع علوم اسلامیہ کی بڑی شاخوں مثلا قرآنی آیات، علوم حدیث، سیرت و تاریخ اور فقہ اسلامی کے میدانوں میں سرکردہ مستشرقین کا تعارف اور ان کے خاص افکار کو بیان کیا ہے پھر مستشرقین کے منہج غلطیوں، شبہات اور کجی واعتراضات کے جواب میں لکھی جانے والی عالم اسلام کی کتب کا بھی تعارف کرایا ہے۔

زیر نظر کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں تحریک استشراق کا مختصر تعارف، اس کے اہداف و مقاصد، محرکات وغیرہ سے قاری کو آگاہ کیا ہے۔ دوسرا باب قرآن اور مستشرقین کے عنوان سے ہے جس میں قرآن مجید سے متعلق استشراق کے پیدا کردہ شکوک و شبہات اور ان کے رد کا ذکر کیا ہے۔ تیسرا باب مصادر قرآن اور مستشرقین ہے جس میں مستشرقین کے تخیل کی پرواز دکھائی ہے کہ ان کے نزدیک قرآن خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا ہے یا عرب جاہلی شاعری کا کمال ہے۔ ایسے تمام لغو افسانوں کا ذکر و رد کیا ہے۔ پانچواں باب سیرت اور مستشرقین ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے کی استشراق کی جرات اور اس کا علمی و تحقیقی رد کرنے کی تفصیل ہے چوتھا باب حدیث اور مستشرقین ہے حدیث کے متعلق مستشرقین یہ افواہ پھیلاتے ہیں کہ حدیث دوسری یا تیسری صدی میں سیاسی مقاصد یا فقہی مقاصد کے لئے گھڑی گئی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کا کوئی وجود نہ تھا مصنف نے اس کا رد کرنے والی شخصیات کا ذکر کر دیا اور خود قرآن اور حدیث سے اس کا رد کیا ہے چھٹا باب تاریخ اور مستشرقین قائم کیا جس میں بیان کیا کہ کس طرح مستشرقین تاریخ کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں چند حوالے دے کر ان کا رد کیا اور ساتھ ہی ساتھ اس میدان میں کام کرنے والے اسکالرز کا بھی ذکر کیا ہے۔ ساتواں باب فقہ اسلامی اور مستشرقین ہے فقہ

[6] اسلام اور مستشرقین ص:3

[7] ضیاء النبی، جلد 6، ص:123

اسلامی سے متعلق مستشرقین کا خیال ہے کہ اہل رائے کو کمال حاصل تھا ان کا زور کم کرنے کے لیے دوسری جماعت نے احادیث گھڑنا شروع کیں۔ مصنف ان کے مفروضے کو بھی غلط ثابت کرتے ہیں۔ آٹھویں باب میں مستشرقین کے مؤسسات اور انسائیکلوپیڈیا کا اجمالی تعارف کروادیا ہے مجموعی طور پر ایک اچھی اور مخلصانہ کوشش ہے۔

متذکرہ کتاب میں اپنے منہج بحث و تحقیق کے متعلق خود کہتے ہیں کہ مستشرقین کی فکر کا تجزیہ ممکن حد تک ان کی اپنی تحریروں کی روشنی میں کیا گیا ہے اگر کسی مستشرق کی تحریر انگریزی کے علاوہ کسی دوسری یورپی زبان میں تھی تو اس کے انگریزی عربی ترجمہ سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں مستشرقین کے افکار پر نقد کرتے ہوئے علوم اسلامیہ کے بنیادی مصادر کی طرف رجوع کیا گیا ہے حوالہ جات کے درج کرنے میں "دی شیکاگو مینول آف سٹائل"(The Chicago Manual of Study)سے رہنمائی لی گئی ہے اور انہیں ہر باب کے آخر میں درج کیا گیا ہے.

[8]پہلے باب میں استشراق کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں کہ "مشرق کو مغرب کے ساتھ خاص کر دینا درست نہیں بلکہ مشرق میں رہنے والے مشرقی علوم کے ماہر عربی النسل اور عجمی یہود و نصاری بھی مستشرقین میں شامل ہو سکتے ہیں"۔اس کے بعد بتایا کہ کب یہ اصطلاح استعمال ہوئی اور معاصر دور میں کون کون سی اصطلاحات رائج ہیں تحریک استشراق کا پس منظر، اسباب و محرکات اور اہداف و مقاصد بھی مجملاً بیان کئے دیگر ابواب میں ان تمام مشہور و چیدہ چیدہ مستشرقین کا تعارف کراتے ہیں جنہوں نے اس میدان میں کوئی تحقیق کی ہے ساتھ ہی ساتھ عالم اسلام سے جواب دینے والے اور نقد و جرح کرنے والے اسکالرز کا بھی ذکر کرتے جاتے ہیں۔ مصنف نے ہر باب کے آخر میں حوالہ جات بھی نقل کر دیے ہیں بعد ازاں کتاب کے آخر میں تمام مصادر و مراجع درج کیے ہیں جس کے لیے عربی کتابیں پہلے درج کیں پھر انگریزی کتب بعد ازاں اردو کتب کو ذکر کیا۔ ابواب کے آخر میں دیے جانے والے حوالہ جات Net سے بھی ہیں. یعنی کتاب کی تیاری میں دور جدید کے ذرائع تحقیق سے بھی مدد لی گئی ہے مصادر و مراجع میں پچاس عربی کتب چھتیس انگریزی کتب چار اردو کتب اور گیارہ ویب سائٹ سے مدد لی گئی ہے۔ مصنف عربی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے اردو ترجمہ دینے کا اہتمام کرتے نظر آتے ہیں لیکن انگریزی کتابوں سے لمبے لمبے اقتباسات بغیر ترجمہ کے درج کیے ہیں جس سے عام قاری کو پڑھتے ہوئے انگریزی پیرا گراف سے محض گذرنا پڑتا ہے۔ مصنف نے کتاب کی تیاری کیلئے خوب محنت کی اگر تراجم کا اہتمام بھی کر لیتے تو کتاب کو چار چاند لگ جاتے مصنف نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور بڑی حد تک اس میں کامیاب بھی رہے۔ کتاب 184 صفحات پر مشتمل ہے لیکن کئی موضوعات کا احاطہ کرتی ہے اتنے کم صفحات میں ایسی متنوع مضامین کتاب ملنا مشکل ہے، پھر کئی مصادر و مراجع سے بھی استفادہ کیا ہے کتاب میں جہاں جہاں ضرورت تھی دلائل و شواہد لائے ہیں۔اور کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ علمی طرز فکر کا مظاہرہ کرتے ہیں مباحث ایسے لائے ہیں کہ ہر ایک اپنی جگہ بیش قیمت ہے۔ گو ہر بحث پر تکمیل کا گمان ہوتا ہے لیکن نیا عنوان دیکھ کر اس کی ضرورت و اہمیت کا احساس اجاگر ہوتا ہے کتاب میں تراجم کے لئے مصنف نے کوئی اہتمام نہیں کیا انگریزی کتابوں کے حوالہ جات تقریباً ہر صفحے پر ہیں لیکن تراجم نہیں دیے گئے ساتھ ہی ساتھ صفحہ نمبر 68،69، پر عربی اشعار دیے لیکن ان کا ترجمہ نہیں دیا صفحہ نمبر 70 پر قیس بن ساعدہ کا خطاب عربی زبان میں نقل کیا ہے لیکن یہاں بھی ترجمہ دیتے نظر نہیں آتے۔ مصنف کا اسلوب بیان سہل ہے، آسان زبان استعمال کی، مشکل عبارات و استعارات بھی نہیں دیے مخالف پر

[8] اسلام اور مستشرقین، ص

تنقید کرتے ہوئے میانہ روی کا دامن تھامے رکھا، کہیں غلط الفاظ استعمال نہیں کئے کتاب میں زبان ایسی سادہ ہے کہ عام قاری آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے۔ کتاب کا ٹائٹل سادہ ہے لیکن کتاب کے اندر موضوعات کی کثرت و متانت اسے ایک اچھی کتاب ثابت کرتی ہے۔

2۔ عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار

دوسری منفرد کتاب "عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار" ہے، جس کے مصنف محمد اسماعیل بدایوانی ہیں کتاب کے ناشر اسلامک ریسرچ سوسائٹی کراچی ہیں صفحات 226 ہیں، یہ کتاب کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب Muhammad A Biography of the Prophet کے اردو ترجمہ "پیغمبر اسلام کی سوانح حیات" کا جواب ہے۔

محمد اسماعیل بدایونی کی کتاب "عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار" عوام کو صلیبی چالوں سے آگاہ کرنے کی شاندار کاوش ہے، مصنف بیان کرتے ہیں کہ کس طرح مستشرقین روپ بدل بدل کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے رہے ہیں۔ مذکورہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے باب اول عہد جدید اور مستشرقین کے عنوان سے ہے۔ دوسرا باب عقیدہ ناموس رسالت ہے۔ تیسرے باب میں قرآن اسلام اور مستشرقین کے حوالے سے گفتگو ہے اور باب چہارم جہاد کے عنوان سے ہے۔

فاضل مصنف محمد اسماعیل بدایونی ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، جرائد و رسائل میں ان کے مضامین کثرت سے چھپتے رہتے ہیں، وہ Geo سمیت مختلف ٹی وی چینلز کے لیے بھی لکھتے رہے ہیں، ریڈیو پاکستان پر بھی مختلف پروگرام کرتے رہے ہیں ہماری نئی نسل میں ان کا طرز تحریر روایتی قلم کاروں سے جداگانہ ہے۔ ان کی تحریریں پاکستان اور بھارت کے بڑے جرائد میں چھپتی رہی ہیں۔ آپ کی مشہور کتابیں سنہری کہانیاں، استشراقی فریب، زخموں سے رستا لہو، امام احمد رضا، عقل و دانش کی عدالت میں، عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار، آزادی اظہار رائے یا صلیبی دہشتگردی، عورت تقدیس ملت" ہیں۔

کتاب میں بحث کرتے ہوئے مصنف جذباتی انداز اختیار کرتے ہیں، جہاں حوالہ دیا وہاں کیرن صاحبہ کی کتاب کا حوالہ پھر اس کا ترجمہ درج کیا اور بعد ازاں اعتراضات کے مدلل جوابات دیے۔ مصنف کا خاصہ ہے کہ باب کے شروع میں مقفیٰ و مسجع اردو استعمال کرتے ہیں، مثلاً پہلے باب کی ابتدا اس طرح کرتے ہیں "عصبیت کے دیوتاؤں کی صفوں میں ابتدائے اسلام ہی سے کھلبلی مچی ہوئی تھی، بغض و حسد کے مندروں میں تعصب کے بتوں پر عقل و دانش کا بلیدان ہر عہد میں جاری و ساری رہا۔[9]

مصنف کتاب میں جگہ جگہ مستشرقین کو، کہیں قاری کو جذباتی انداز میں مخاطب کرتے نظر آتے ہیں، مثلاً "اقوام ملت کی تاریخ سے آگاہ مؤرخو! تم نے تاریخ کے ابواب میں قوموں کے عروج و زوال کو بھی پڑھا ہو گا۔۔۔۔۔ تمہاری نگاہوں نے اقوام عالم میں جنگوں اور امن کے ادوار بھی ملاحظہ کئے ہوں گے، تمہاری بصارت میں ملت عالم کی فتوحات و شکست کے ہزارہا منظر بھی ہوں گے۔۔۔۔۔[10] مصنف نے زیادہ تر (پیغمبر امن)Muhammad اور Muhammad a biography of the Prophet، پیغمبر اسلام کی سوانح حیات) سے استفادہ کیا ہے جہاں کیرن کی کتاب کا حوالہ دیا وہاں اس کے اردو ترجمے کو ضرور نقل کیا ہے۔ کتاب کے تراجم بامحاورہ اور درست ہیں۔

---

9 محمد اسماعیل بدایوانی، عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار، ناشر اسلامک ریسرچ سوسائٹی، کراچی

10 ایضاً ص:202

کتاب گو کہ زیادہ طویل نہیں تاہم موضوعات میں تنوع پایا جاتا ہے، مختلف کتابوں سے حوالہ جات دیے ہیں۔اور جگہ جگہ یہود و نصاری کی مذہبی کتب سے دلائل دے کر اپنی بات میں وزن پیدا کیا ہے، بات منوانے کے لئے قدرے جذباتی اور ڈرامائی انداز اختیار کیا ہے لیکن قاری ان کے ساتھ ساتھ ہی رہتا ہے، کہیں اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا موضوعات چونکہ اپنے اندر گہرائی لئے ہوئے ہیں اس لئے مصنف ماضی اور حال دونوں کے اوراق کھولتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، مثلا عراق پر حملہ اور جگہ جگہ مسلمانوں پر ہونے والے مظالم۔کتاب میں کیوں کہ "پیغمبر اسلام کی سوانح حیات" کے ذریعہ آگے بڑھتے ہیں لہذا کتاب "Muhammad a biography of the Prophet" تک رسائی کا ذریعہ ثانوی ہے۔گو کہ جہاں جہاں انگریزی کتابوں سے حوالے لائے تراجم بھی ساتھ ذکر کر دیے تراجم عموما با محاورہ اور عام فہم ہیں۔مصنف کا اسلوب ادبی اور قدرے پیچیدگی لیے ہوئے ہے کیونکہ اردو ثقیل لائے ہیں، مصنف بات کرتے ہوئے متانت سے بات کرتے ہیں جذباتیت میں کہیں حدود سے نکلتے نظر نہیں آتے بلکہ بڑے حوصلے سے ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کرتے ہیں، مثلاً: "عزیزان ملت! اخلاقیات، پیار محبت، انسان دوستی کسی سے بغض نہ کرو، حسد کی آگ میں مت جلو، مروت لحاظ، شرم و حیا، شرافت انسانیت اخلاقیات کے معنی ہیں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔۔۔[11] مصنف نے بلاشبہ ایک مشکل و کٹھن کام کا بیڑا اٹھایا ہے جو بظاہر سادہ اور آسان معلوم ہوتا ہے اس پر داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھتے ہیں اور عمیق مشاہدہ کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ مطالعہ کی خوبی نے حالات کا صحیح تجزیہ کرنے میں سہولت دی ہے۔کتاب کی زبان میں روانی ہے جس میں قاری ساتھ ساتھ بہتا چلا جاتا ہے کتاب سے اہل علم، باحثین، محققین اور عام قاری بھی بڑی سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں اور خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔کتاب کا ٹائٹل پیج خوبصورت ہے جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، ساتھ ہی ساتھ کتاب کے اندر کا مواد اسے پڑھے بغیر رکھنے کی اجازت نہیں دیتا مصنف اپنی بحث و تنقید پر اکثر ضیا النبی سے مہر ثبت کرتے ہیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ مذکورہ کتاب مستشرقین کے مکروہ چہروں سے پردہ اٹھانے کی اچھی اور مدلل کوشش ہے۔

3۔ استشراقی فریب

محمد اسماعیل بدایوانی ہی کی ایک مشہور تصنیف استشراقی فریب ہے جس کے ناشر اسلامک ریسرچ سوسائٹی کراچی ہیں اور 255 صفحات پر کتاب ہے کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب Muhammad prophet for our time کا ترجمہ "پیغمبر امن" مصنف محمد اسماعیل بدایوانی کے ہاتھوں آیا اور انہوں نے محترمہ کیرن صاحبہ کی قلمی چالوں کی قلعی کھول دی۔

استشراقی فریب چار ابواب پر مشتمل کتاب ہے باب اول استشراق اور مستشرقین کے تعارف پر مبنی ہے جس میں مصنف بتاتے ہیں کہ مستشرقین نے مسلمانوں کی فکر پر شب خون مارا اور مسلمانوں میں احساس کمتری پیدا کرنے کی کوشش کی۔دوسرا باب قرآن کریم اور مستشرقین ہے جس میں مستشرقین کے اعتراضات پر کہ قرآن بائبل سے ماخوذ ہے مصنف بائبل اور قرآن میں بیان کردہ واقعہ کا موازنہ کر کے ان کے غلط الزامات کا رد کرتے ہیں۔تیسرا باب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہے جس میں کچھ واقعات کو بنیاد بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار مبارک پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے اور مصنف پر دلائل رد کرتے ہیں۔چوتھا باب جہاد اور تشدد کے نام سے ہے کیرن صاحبہ مسلمانوں پر ڈاکے کا الزام لگاتی ہیں، مصنف بائبل کے حوالوں سے جہاد اور جنگ کا فرق واضح کرتے ہیں۔ابتدائیہ میں مصنف خود اپنا اسلوب بیان کرتے ہیں

[11] ایضا، ص:174

کہ کیرن صاحبہ کے دلائل بیان کر کے ان کا موقف بیان کریں گے پھر اس کا جواب قرآن و حدیث، اسلامی تاریخ، مستشرقین اور انہی کی مقدس کتابوں کی روشنی میں دیں گے اور حقائق کو تحقیق کی میز پر قارئین کے سامنے رکھ کر انہیں فیصلے کا موقع دیں گے۔[12]

مصنف کا اسلوب ہے کہ زبان ذرا ثقیل استعمال کرتے ہیں اور تمثیل نگاری سے کام لیتے ہیں۔ باب اول کی ابتداء یوں کی: "آندھیوں کے بگولے ہر سمت اٹھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ طوفانوں میں ایک شدت برپا ہے۔۔۔۔۔ مشرق اور مغرب پنجہ آزمائی کے دور سے گزر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ایک جنون ہے جو مشرق و مغرب اور شمال کو جنوب کرنے پر تلا ہوا ہے۔۔۔۔۔ طوفانوں کی ہولناکیاں نہ جانے کیا کچھ نیست و نابود کرنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔۔۔۔۔[13]

مصنف کا انداز کسی حد تک جذباتیت لئے ہوئے بھی ہے۔ جگہ جگہ قاری کو مخاطب بھی کرتے ہیں، احباب من، عزیزان گرامی یا ایسے ہی القابات سے قارئین کی توجہ کھینچتے رہتے ہیں، 255 صفحات پر مشتمل کتاب میں موضوعات کی رنگارنگی بھی ہے اور دلائل و شواہد کی کثرت بھی مصنف کئی کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں خصوصاضیاالنبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جن موضوعات پر مصنف نے قلم اٹھایا ہے اپنے اندر گہرائی و گیرائی لیے ہوئے ہیں۔ جن پر مصنف نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب کے اصل حوالوں کے ساتھ ساتھ اردو تراجم کا بھی اہتمام کیا ہے تراجم میں سلاست اور روانی ہے بامحاورہ تراجم ہیں۔ ڈرامائی انداز اور مشکل زبان کی وجہ سے بات عموما اردو ادب کے کسی طالب علم کی محسوس ہوتی ہے۔ تنقید میں تحمل کا دامن نہیں چھوڑتے جم کر بات کرتے ہیں اور دلائل و شواہد کی کثرت سے الزامات کا رد کرتے ہیں۔ کتاب کا سرورق خوبصورت ہے ظاہری حسن قاری کو کتاب پڑھنے پر مجبور کرتا ہے۔ کتاب استشراق کے موضوع پر لکھی جانے والی چند اہم کتب میں ایک اور شاندار اضافہ ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو مصنف کی کتاب عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار اور مذکورہ کتاب کے عنوانات ایک جیسے ہیں۔ الگ الگ پڑھنے پر دونوں کتابیں قاری کو مسحور کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ لیکن اگر ساتھ ساتھ پڑھی جائیں تو مضامین میں تکرار کا احساس ہوتا ہے، یا شاید کیرن صاحبہ ہی نے انہی موضوعات کو بار بار نشانہ تنقید بنایا ہے، اس لیے مصنف نے انہیں موضوعات پر قلم اٹھایا۔ مضامین کی تکرار سے ہٹ کر مذکورہ کتاب ایک خوبصورت اور جامع کتاب ہے جو استشراق کے طالب علموں کے لئے انتہائی مفید اور منفعت رساں ہے۔

4۔ ضیاءالنبی

چوتھی شاندار کتاب ضیاءالنبی جلد ششم و ھفتم ہے کتاب کے مصنف پیر کرم شاہ الازہری ہیں اور ناشر ضیاءالقرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ہیں کتاب 1420 ہجری میں شائع ہوئی۔ ضیاءالنبی سیرت رسول پر مبنی کتاب ہے جس کی سات جلدیں ہیں. پہلی پانچ جلدیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہیں، آخری دو جلدوں میں مصنف مذکور نے استشراق و مستشرقین کے کردار و مقاصد سے پردہ اٹھایا ہے۔

تحریک استشراق کس طرح اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں مصروف ہے اور کون کون سے پہلو ہیں جن کو بطور خاص نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پاکستان

---

[12] محمد اسماعیل بدایوانی، استشراقی فریب، ناشر اسلامک ریسرچ سائٹی، کراچی، صفحہ: 31

[13] ایضا، ص: 15

میں یہ پہلی جامع اور خوبصورت کتاب ہے جو عوام الناس کو بہت عمدگی سے استشراق کے مکروہ چہرے سے واقف کراتی ہے۔ چشتیہ سلسلہ کے مشہور بزرگ عالم دین، مفسر قرآن مجید، مصنف سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیر کرم شاہ الازہری مصنف، ماہر تعلیم اور سپریم کورٹ کے جج بھی رہے ہیں، ان کے دادا امیر السالکین "امیر شاہ" چشتی سلسلہ کے مشہور بزرگ تھے، ان کے والد حافظ محمد شاہ غازی بھی ایک مایہ ناز شخصیت تھ، ے تحریک پاکستان اور آزادی کشمیر کے سرگرم رکن تھے، پیر کرم شاہ الازہری یکم جولائی 1918 میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے کے مشہور اداروں سے دینی اور مذہبی تعلیم حاصل کی، خواجہ قمرالدین سیالوی کے مرید تھے انہوں نے چشتیہ سلسلے کی خلافت عنایت کی آپ نے کئی کتب تصنیف کیں آپ ماہر تعلیم اور مہربان استاد بھی تھے، وہ مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کے حق میں تھے، پیر صاحب نے ملکی سیاست میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔ غیر اسلامی کاموں پر کھل کر تنقید کرتے۔ 1974 میں تحریک ختم نبوت میں سرگرم حصہ لیا. 1977 میں تحریک نظام مصطفی میں حصہ لیا اور بھٹو دور میں قید ہوئی ضیاء دور میں آزاد ہوئے۔ ضیاء الحق کے دور میں آپ نے نفاذ اسلام کا مطالبہ بھی کیا مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے اور اسلامی بینکنگ کے دارالمال الاسلامی بورڈ کے ممبر بھی[14] ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد ششم ہفتم استشراق کے تناظر میں لکھی گئی کتابیں ہیں، جن میں استشراق و مستشرقین کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر حملوں کے علمی و تحقیقی جوابات دیے ہیں۔

جلد ششم میں طلوع اسلام کے وقت یہود و نصاری کی سیاسی و سماجی حالت کا ذکر کیا ہے۔ پھر صلیبی جنگوں کے عیسائی مسلم تعلقات کو موضوع بحث بنایا ہے، اس کے بعد یہ بتایا کہ اہل مغرب علوم شرقیہ اسلامیہ کی طرف کیوں متوجہ ہوئے، تحریک استشراق کیوں اور کب وجود میں آئی، اس کے مقاصد اور طریقہ کار کیا ہے؟ کیا وجوہات ہیں کہ مستشرقین کا علمی رعب قائم ہے؟ اور کون کون سی جہتیں ہیں جن پر مستشرقین حملے کرتے ہیں؟ مصنف نے ناسخ و منسوخ کی قرآت سبعہ، معوذتین کی قرآنیات کا مسئلہ، قرآن حکیم کی پیشنگوئیاں، جمع و تدوین قرآن اور قصہ غرانیق کو موضوع بنایا ہے۔

جلد ہفتم میں مصنف نے مستشرقین اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مستشرقین اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضور کے سماجی مقام کو کم کرنے کی کوششیں، حضور صلی وسلم کو مرگی کا مریض قرار دینے کی سازش، اپنی رسالت پر حضور صلی وسلم کے ایمان کو مشکوک ثابت کرنے کی کوشش، حضور کے کردار اور اخلاق پر حملے، تعدادازواج کا مسئلہ اور حضور پر تشدد پسندی کا الزام جیسے عنوانات پر مفصل بحث اور رد کیا ہے۔ مصنف کسی مسئلے پر بحث کرتے ہوئے مستشرقین کا موقف پیش کرتے ہیں اور ان کے دلائل بیان کرتے ہیں، ان کا موقف اور اس کے دلائل ان کی اپنی کتابوں کے حوالے سے پیش کرتے ہیں، اس کے بعد اس مسئلہ پر مسلمانوں کا موقف پیش کرتے ہیں، اس کے دلائل قرآن و حدیث اور مستشرقین کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں۔ خود مستشرقین کی طرح جج نہیں بنتے جس طرح وہ اسلام کے خلاف خود ہی مقدمہ دائر کرتے ہیں خود ہی وکالت کرتے ہیں اور خود ہی فیصلہ فرما کر یہ یقین کر لیتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ مصنف فریقین کا موقف دلائل کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور فیصلہ ان پر چھوڑ دیتے ہیں[15]

---

[14] بتاریخ www.pakpost.gov.pk/philately/stamps2004/pirMuhammadkaram-html(14-10-2017

[15] پیر کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی، ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور۔ ج:6، ص:346

کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع ذکر کئے ہیں اور ہر صفحہ کے آخر میں بھی حوالہ جات درج کرنے کا اہتمام کیا ہے، سادہ اور عام فہم زبان استعمال کرتے ہیں تاہم کہیں کہیں جذباتی انداز میں مستشرقین کو مخاطب کرتے نظر آتے ہیں، مثلا ایک جگہ کہتے ہیں:

"اے شمع جمال مصطفوی کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرنے والے ذرا توقف کر کے چند لمحات کے لیے اپنے دل کی گہرائیوں میں جھانک، اپنی بصیرت، اپنے ضمیر، اپنے دل اور اپنی روح سے فتویٰ طلب کر کہ ریگزار عرب میں روشن ہونے والی وہ شمع جسے گل کرنے کے لیے مکہ کے کفار نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، جسے بے نور کرنے کے لیے قیصر و کسری 'پورے طمطراق کے ساتھ میدان میں آئے، جس کی روشنی کو ختم کرنے کے لیے پورا یورپ صدیوں سے صلیبیں گلوں میں لٹکائے تلوار بے نیام کیے۔۔۔۔۔[16]

کتاب کی دونوں جلدیں ضخیم ہیں موضوعات میں تنوع ہے اور کہیں بوریت محسوس نہیں ہوتی، مصنف نے قریب قریب 60 کتابوں سے استفادہ کیا ہے، جن میں اردو عربی اور انگریزی کی کتب شامل ہیں، مصنف نے جگہ جگہ قرآن و حدیث، تاریخ اور خود مستشرقین کی کتابوں کے حوالے دیے ہیں جس سے بات میں وزن پیدا کرتے ہیں اور قاری بڑی خوبی سے حالات و واقعات سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ مباحث اپنے اندر گہرائی و گیرائی لیے ہوئے ہیں، عموما پرائمری ذرائع تحقیق لاتے ہیں، اسلوب بیان سہل ہے تاہم کہیں کہیں ادبی رنگ و انداز اختیار کیا ہے۔ مثلا جہاں مستشرقین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کم حیثیت و عام سردار ثابت کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہیں مصنف فرماتے ہیں:

"ڈانٹے اور والٹئیر سے لے کر ولیم میور اور سلیمان رشدی تک مستشرقین اور ان کے شاگردوں نے اس آفتاب عظمت سے اس کی کرنیں چھیننے کی کتنی کوششیں کی ہیں لیکن ان کوششوں کے باوجود آج بھی عظمت مصطفوی کا آفتاب نصف النہار پر چمک رہا ہے اور کیوں نہ چمکے خود خالق کائنات نے فرمادیا ہے (ورفعنا لک ذکرک) اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔[17]

مصنف انتہائی شائستہ اور شستہ زبان استعمال کرتے ہیں، کتاب کی خوبی یہ ہے کہ ہر خاص و عام اس سے استفادہ کر سکتا ہے اور کسی عام قاری کو زبان سمجھنے میں بھی مشکل نہیں ہوتی، مصنف کی کتاب اتنی ہر دل عزیز ہے کہ بعد میں آنے والے آپ کی کتاب کو نمونے کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں، بلکہ ان کی کتابوں میں ضیاء النبی کی جھلک نظر آتی ہے، یہ کہنا بجا ہے مثلا محمد اسمعیل بدایونی کی کتابوں میں ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز کی جھلکیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں اور اس کا اعتراف مصنف خود بھی کرتے ہیں۔ کتاب مجموعی طور پر قاری پر اچھا اثر چھوڑتی ہے کیونکہ سرورق سادہ اور سنجیدگی لئے ہے موضوعات میں کثرت ہے مکمل طور پر قاری کو حصار میں لیے رکھتی ہے۔

5. علوم القرآن

پانچویں خوبصورت کتاب علوم القرآن ہے، جو مولانا محمد تقی عثمانی کی تحریر ہے، جس کے ناشر مکتبہ دار العلوم کراچی ہیں۔ کتاب 508 صفحات پر مشتمل ہے جو 1415 ہجری میں شائع ہوئی۔ علوم القرآن ایک وسیع علم ہے جس میں علم تفسیر کے مبادی اور اصول واضح کیے جاتے ہیں، قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طرح نازل ہوا؟ وحی کیا ہے؟ قرآن کس ترتیب سے نازل ہوا؟ کتنے عرصے میں نازل ہوا؟ مکی و مدنی سورتوں کا کیا مطلب ہے؟ ایسے ہی کئی سوالات اس علم کا موضوع ہیں، مستشرقین نے جہاں باقی جہتوں سے طبع آزمائی کی ہے اس علم کو بھی نہیں

---

[16] ایضا، ص:339

[17] ایضا، جلد:7، ص:234-235

بخشا، مولانا محمد تقی عثمانی نے زیر نظر کتاب اسی لئے تحریر فرمائی کہ مستشرقین اور متجددین کے شکوک وشبہات کا کافی وشافی جواب دے سکیں اور اس علم کے سیکھنے والوں کے لیےایک جامع اور مفید کتاب دستیاب ہو سکے۔

جب معارف القرآن کی جلد اول دوبارہ شائع ہونے لگی تو مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنے بیٹے مفتی تقی عثمانی سے علوم القرآن کی معلومات پر مبنی ایک مقدمہ لکھنے کی خواہش کی، مفتی صاحب نے جو معلومات اس غرض سے اکٹھی کیں وہ بجائے خود ایک کتاب بن گئی، آپ نے مختصر کر کے کچھ معلومات پر مشتمل مقدمہ تو لکھ دیا بعد ازاں علوم القرآن کے نام سے ایک مستقل کتاب شائع کی۔ مصنف نے کتاب کے دو حصے قائم کیے۔ پہلا "حصہ القران الکریم" کے نام سے ہے جس کے چھ ابواب ہیں۔ پہلا باب تعارف پر مبنی ہے جس میں وحی کی حقیقت ضرورت اور اقسام وغیرہ بیان کیں۔ دوسرا باب تاریخ نزول قرآن ہے۔ تیسرے باب میں قرآن کے سات حروف پر انتہائی پر مغز بحث کی ہے۔ چوتھا باب ناسخ ومنسوخ کی بحث پر مبنی ہے۔ باب پنجم میں تاریخ حفاظت قرآن پر مفصل بات کی ہے۔ باب ششم حفاظت قرآن سے متعلق شبہات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔ ہفتم باب حقانیت قرآن کے نام سے ہے۔ ہشتم باب مضامین قرآن پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم "علم تفسیر" کے نام سے قائم کیا ہے جو چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں علم تفسیر اور اس کے ماخذ بیان کیے۔ باب دوم میں تفسیر کے ناقابل اعتبار ماخذ بیان کئے۔ باب سوم میں تفسیر کے چند ضروری اصول بیان کیے۔ باب چہارم قرون اولیٰ کے بعض مفسرین کے نام سے ہے۔

مولانا محمد تقی عثمانی، مفتی محمد شفیع عثمانی مؤلف "معارف القرآن" کے فرزند ہیں۔ آپ 5 اکتوبر 1943ء میں پیدا ہوئے، حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، اتر پردیش بھارت کے ضلع سہارنپور کے شہر دیوبند میں پیدا ہوئے۔ 1958ء میں فاضل عربی کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ 1959ء میں دار العلوم کراچی سے عالم کا امتحان پاس کر کے گریجویٹ مکمل کیا۔ پھر فقہ میں سپیشلائزیشن کی 1961ء میں فقہ اور افتاء میں تخصص کی ڈگری (PH.D کے برابر) دار العلوم کراچی سے حاصل کی اور مفتی بن گئے۔ 1964ء میں کراچی یونیورسٹی سے گریجویٹ کیا 1967ء میں کراچی یونیورسٹی سے قانون میں گریجویشن مکمل کی۔ 1970ء میں پنجاب یونیورسٹی سے امتیازی نمبروں کے ساتھ عربی ادب میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی تصوف کے مختلف سلاسل سے وابستہ رہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان کے جج کے طور پر 1981ء اور 1982ء میں کام کرتے رہے۔ شریعت اپیلاٹ بینچ (Shariat appllete bench) سپریم کورٹ آف پاکستان میں بھی 1982 سے 2002 تک کام کرتے رہے۔ آپ مذہبی اسکالر محمد رفیع عثمانی، محمد ولی رازی، محمد رضی عثمانی اور اردو شاعر محمد ذکی کیفی کے بھائی ہیں۔ قرآن مجید کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ یہ فقہ اسلامی، معاشیات، تصوف اور حدیث کے ماہر ہیں، مختلف اسلامی اداروں کے شریعہ بورڈ میں مختلف پوزیشنوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اسلامی بینکنگ میں نمایاں خدمات انجام دیں اور اسلام بینکاری کے اصول وضوابط مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے اسلامی موضوعات پر اردو عربی اور انگریزی میں کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اسلامی بینکنگ اور فنانس پر آپ کے کئی آرٹیکلز مختلف اخبارات وجرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ بھٹو کے دور میں قادیانیت کے مسئلہ پر علماء کی ٹیم کا بھی حصہ رہے ہیں اور سرگرم کردار ادا کیا آپ کی علمی خدمات کے اعزاز میں مارچ 2004 میں متحدہ عرب امارات کے وائس پریزیڈنٹ اور وزیر اعظم محمد بن رشید المکتوم نے ایک ایوارڈ بھی دیا۔[18]

---

[18] https://en.wikipedia.org/wiki/Muhammd-TaqiUsmani (بتاریخ 11-10-2017)

مصنف کا مقصد چونکہ علوم القرآن سے متعلق کتاب لکھنا تھا اس لیے کتاب میں مصنف کی گرفت بڑی مضبوط نظر آتی ہے، جہاں کہیں مستشرقین کے اعتراضات تھے ان کا بھرپور رد کرتے جاتے ہیں، البتہ باب ششم میں حفاظت قرآن میں خصوصاً سرخیاں قائم کر کے مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ دوسرے حصے کے ابواب میں بھی مستشرقین اور متجددین دونوں کا رد کرتے ہیں۔ کتاب معلوماتی ہے اور جہاں فنی مباحث تھے وہاں پر دلیل سے بحث کی ہے۔ مثلاً تیسرا باب جس میں قرآن مجید کے سات لہجوں یا قراءتوں کے فرق پر تفصیلا بحث کی ہے۔ جسے علماء حضرات زیادہ سہولت سے سمجھ سکتے ہیں بہ نسبت عام قاری کے۔ تفسیر کے ناقابل اعتبار مآخذ کے تحت سرسید احمد خان کی تفسیر کو خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ مثلاً معجزات کے مسئلہ میں جہاں ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے اور زندہ بچ جانے کی عقلی توجیہ کی ہے مصنف فرماتے ہیں:

ان واضح اور صریح الفاظ پر تحریف وتاویل کی مشق ستم صرف اس بنا پر کی گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ سے زندہ سلامت نکل آنے کا واقعہ مغرب کے رائج الوقت نیچرل سائنس کے خلاف تھا، چنانچہ سرسید احمد خان صاحب اور ان کے ہمنوا دوسرے تجدد پسندوں نے مغرب کی نیچرل سائنس کی خاطر نہ صرف تفسیر قرآن کے تمام اصولوں کو پامال کیا اور قرآن کریم کے الفاظ میں کھینچ تان شروع کی۔۔۔"[19]

مصنف کو اپنے موضوع پر مکمل دسترس حاصل ہے، جو باب بھی قائم کیا سادہ زبان میں کافی شافی بحث کی ہے کہ کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایک عام سمجھ کا آدمی بھی کتاب سے بھرپور استفادہ کر سکتا ہے سوائے قرآن کے سات حروف کی فنی بحث کے۔ مصنف کا انداز بیانیہ زبان سادہ ہے، زبان کو مقفیٰ و مسجع بنانے کے لیے کوئی تکلیف یا تکلف نہیں کیا، آسان زبان ہونے کی وجہ سے قاری روانی سے کتاب کو پڑھتا جاتا ہے، جہاں کہیں کوئی نقطہ لاتے ہیں تو ساتھ ہی اس کے حوالہ بھی دے دیا ہے۔ سرورق رنگین لیکن سادہ ہے مضامین کتاب میں تنوع ہے کہیں یہ اظہار نہیں ہوتا کہ دوبارہ وہی بات کی گئی ہے۔ ولوگ جو ایک ہی جگہ سے کثیر معلومات چاہتے ہیں کتاب ان کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

6۔ لاریب فیہ

ایک اور بہترین کتاب لاریب فیہ ہے۔ جس کے مصنف ابو محمد منظور بن عبد الحمید آفاقی ہیں۔ ناشر مکتبہ عمر بن خطاب ملتان ہے۔ کتاب کی اشاعت دوم 2015 میں ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے، 1400 سال گزرنے کے باوجود اس کے کسی زیر زبر پیش میں فرق نہیں آیا جب کہ دیگر مذاہب کی کتابیں مرور زمانہ کے باعث اپنی اصل حالت میں محفوظ نہیں رہی ہیں۔ قرآن مجید نہ صرف سفینوں میں بلکہ سینوں میں بھی محفوظ و مامون ہے۔ اسے مدارس میں پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے، نمازوں میں پڑھا سنا اور سنایا جاتا ہے، قاضیوں کے فیصلے، نظام تعلیم کی بنیاد، عملی زندگی کے مختلف پہلو ہر جگہ قرآن مجید سے احکام لئے جاتے ہیں۔ ہمارا اس کتاب کے ساتھ تعلق شروع سے اب تک ہے، یہی وجہ ہے کہ کتاب میں کسی تحریف کا امکان نہیں ہے، کیونکہ کسی محرف کی کتاب سے اتنا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جبکہ مستشرقین ہر دور میں تحقیق کے پردے میں دنیا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ کتاب میں تحریف ہو چکی ہے اور اصل کتاب محفوظ نہیں رہی۔ مصنف نے اپنی کتاب لاریب فیہ ہے میں اسی چیز کا جائزہ لیا ہے کہ کیا مستشرقین سچ بول اور لکھ رہے ہیں؟ کیا تحریفی روایات ہماری کتابوں

[19] مولانا محمد تقی عثمانی، علوم القرآن، مکتبہ دار العلوم کراچی، ص: 381

میں ملتی ہیں ؟ اگر ان کا سراغ ملتا ہے تو ان کی حیثیت کیا ہے۔[20] مصنف ابو محمد منظور بن عبد الحمید آفاقی فاضل عربی اور فاضل درس نظامی ہیں۔ جامعہ اشرفیہ لاہور سے شہادت العالمیہ کے سرٹیفکیٹ حاصل کی پاک فضائیہ میں سابق خطیب بھی رہ چکے ہیں۔ شاہین کالج پشاور میں لیکچرار بھی رہے ہیں دار القرآن الکریم پشاور کے ریسرچ سکالر بھی رہے ہیں[21]

1971ء میں سند حدیث کی اجازت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سے حاصل کی، اس کی سند کتاب میں نقل کی۔[22] 1972-73ء میں روایت حفص کے مطابق جامعہ اشرفیہ لاہور میں قرآن پڑھا، اس کی سند بھی لکھ دی۔[23] کتاب کے دو ابواب ہیں اور ہر باب میں چار چار فصول ہیں۔ باب اول تاریخ قرآن سے متعلق ہے جس میں فصل اول میں قرآن مجید کا تعارف کرایا ہے فصل ثانی ترتیب و نظم قرآن سے متعلق ہے، جس میں ترتیب قرآن کو موضوع بنایا کہ ترتیب قرآن توقیفی ہے یا اجتہادی اس پر مفصل بحث کی اور مستشرقین جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو بعد میں ترتیب دیا گیا، یا قرآن مدون صورت میں موجود نہ تھا اس کی نفی کی ہے، قرآن حکیم کا نظم بیان کیا اور پھر ترتیب پر بحث کی کہ مستشرقین قرآن کی نزولی ترتیب ڈھونڈنے کی کوششوں میں منہ کی کھا رہے ہیں، حالاں کہ جس چیز کو خود اللہ نے باقی نہیں رکھا اس کی کھوج لگانے کی سعی کرنا بیکار ہے۔ فصل ثالث میں خلفائے راشدین کی خدمات قرآن بیان کی ہیں۔ فصل رابع میں علوم القرآن، تاریخ و منسوخ کی بحث کی کہ جتنا سادہ یہ مسئلہ ہے اتنا ہی مستشرقین اسے پیچیدہ بنا رہے ہیں اور تحریف قرآن کا مضمون کشید کیا ہے کہ قرآن اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں رہا سبعہ احرف کی بحث بھی کی۔ باب ثانی الزامات واتہامات کے نام سے ہے۔

فصل اول میں مصنف قرآن کے نزول کے بعد سے اس پر لگائے جانے والے الزامات کا ذکر کرتے ہیں اور کاٹ دار انداز میں رد کرتے جاتے ہیں۔ تمثیل نگاری سے بھی کام لیتے ہیں مثلا:

بیساکھیوں کے سہارے چلنے والوں سے یہ توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ آہو کو سبک خرامی کے انداز سکھائیں گے۔ کوئلے سے یہ امید لگانا فضول ہے کہ وہ ہیرے کو آب و تاب بخشے گا۔ مگس سے یہ آرزو حماقت ہوگی کہ وہ گل کو رنگ و بو میں بسائے گی۔ کیا کبھی کوے سے شاہین نے بلند پروازی کا درس لیا ہے۔[24]

مصنف محمد حسین ہیکل کی سیرت سے عیسائیوں کا الزام نقل کرتے ہیں کہ "پیغمبر اسلام غار حرا میں چھپ چھپ کر بائبل کا مطالعہ کرتے تھے، جب پوری کتاب پڑھ لی تو دعوی نبوت کر دیا۔[25] پھر مستشرقین کے حوالے دیئے کہ وہ خود اس بات کی نفی کرتے ہیں، مثلا راڈویل (Rodwell) کی سنئے "ہمارے پاس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ ہماری کتب مقدسہ کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دستیاب ہوئی ہوں[26]

---

[20] ابو محمد آفاقی، منظور بن عبد الحمید، لاریب فیہ، ناشر مکتبہ عمر بن خطاب، ملتان، صفحہ: 6

[21] ایضا، ص: 1

[22] ایضا، ص: 4

[23] ایضا، ص: 3

[24] ایضا: ص 157

[25] ایضا، ص: 157

[26] ایضا، ص: 158

پادری فنڈر کا قول نقل کیا "پیغمبر اسلام تورات وانجیل نہیں پڑھے تھے۔[27]

فصل ثانی فتنہ استشراق کے نام سے ہے، جس میں تفصیلی طور پر ثابت کیا کہ احادیث، روایت اور راویوں کی جرح وتعدیل کے قواعد جاننے کے با وجود اپنی مرضی کی حدیث لیتے ہیں چاہے وہ موضوعات ہی کیوں نہ ہوں۔

فصل ثالث شرار بولہبی کی ستیزہ کاریاں کے عنوان سے باب قائم کیا ہے اور پادری برکت کی کتاب "صحت کتب مقدسہ" کے حوالے دے کر ان کا علمی و تحقیقی رد کیا ہے۔ مصنف نے حدیث کیا ہے؟اس کی قسمیں اور موضوع سے متعلق سیر حاصل گفتگو کی اور بتایا کہ کس طرح پادری صاحب موضوع، ضعیف یا آدھی ادھوری حدیث سے من مانے مطالب نکالتے ہیں۔ مصنف اناجیل کے حوالے دے کر رد کرتے ہیں کہ خود ان اناجیل اس کے خلاف ہیں اور باب کے آخر میں تمام کتب جن سے استفادہ کیا ان کے حوالے دیے ہیں، پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے، مصنف ثابت کرتے ہیں کہ انجیل خود تحریف شدہ ہے۔ فصل رابع میں مصنف نے چائے کی پیالی میں طوفان کی سرخی دے کر پادری صاحب کی خوب خبر لی، ان کی اپنی مذہبی کتابوں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ خود ان کی کتابیں ایک دوسرے سے نہیں ملتیں تو وہ قرآن پر کیا اعتراض کرتے ہیں، جس کے کسی حرف، زیر زبر، پیش کی کمی نہیں ہوئی۔ مصنف پادری صاحب کے ذکر کردہ روایات کے راویوں کی جرح وتعدیل ذکر کر کے ثابت کرتے ہیں کہ پادری صاحب کے حوالے مستند نہیں ہیں۔ پھر سبعۃ الا حراف کے حوالے سے پادری صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کی آیات کو لوگ مختلف طرح پڑھا کرتے تھے تو یہ ہمارے موقف کے حق میں جاتا ہے نہ کہ خلاف، کہ لوگ قرآن کو جانتے تھے۔ اور اپنے اپنے لہجے میں پڑھنے کی اجازت تھی مصنف بائبل میں شامل مذہبی کتابوں کا فرداً فرداً ذکر کرتے ہیں اور ان ہی کی کتب سے ثابت کرتے ہیں کہ ان کے مصنفین نامعلوم ہیں تو پھر کس طرح وہ قرآن پر انگلی اٹھانے کی جسارت کرتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں فہرست دی ہے، پھر شخصیات کی سرخی کے تحت کتاب میں ذکر کردہ شخصیات کا بیان ہے کہ کس کس صفحے پر ذکر ہے پھر مقامات بھی بیان کر دیا جس صفحے پر مذکور ہیں۔ لاریب فیہ ایک لاجواب کتاب ہے، جس کی زبان شستہ، بلیغ اور رواں ہے، قلم میں زبردست کاٹ ہے، ہر بحث کے آخر میں اس کا خلاصہ دیا ہے جس سے بات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ہر باب کے شروع میں ترجمہ الباب، یا عنوان کی مناسبت سے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اقوال زریں یا اردو عربی فارسی ابیات نقل کیے گئے ہیں۔ مثلاً صفحہ نمبر 66,104,212,152,228,308,32،10 وغیرہ کئی مقامات پر دوران بحث یا خاتمہ بحث کے موقع پر عربی فارسی اور اردو کے بہترین جملے، ضرب الامثال، یا ابیات اس خوبی کے ساتھ سموئے ہیں جیسے کسی انتہائی خوبصورت ہار یا انگوٹھی کے اندر خوبصورت موتی جڑے ہوتے ہیں مثلاً صفحہ نمبر: 154,156,157,159,170,182,189,198,268,265,263,267,251,203, 229,224,219,218, 250,248,240,238,235,

کتاب ضخیم ہے، مصنف نے تحریف قرآن کے موضوع کو لیا اور اسے خوب نبھایا ہے کہ کسی جگہ مستشرقین کی چلنے نہیں دی، اس مقصد کے لئے کئی کتابوں سے استفادہ کیا، دلائل عموماً ہماری کتب مقدسہ، قاموس الکتاب کے دیے، گو کہ اس کے علاوہ کتب حوالہ کی کثرت ہے، مصنف بات کرنے میں عموماً گاڑھی اردو استعمال کرتے ہیں جس میں عربی فارسی کی چاشنی بھی ہے۔ تاہم عام قاری کے لئے استفادہ ذرا مشکل ہو جاتا

---

[27] ایضاً، ص: 158

ہے جبکہ علماء حضرات اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں جنہیں عربی فارسی زبان پر عبور ہو۔ کتاب میں متانت سے بات کی ہے کہیں محسوس نہیں ہوتا کہ مصنف دائرہ اخلاق سے باہر جا رہے ہیں۔ کتاب کا ٹائٹل پیج رنگین و دلکش ہے، کاغذ بہترین ہے، مصادر و مراجع بھی ہر باب کے آخر میں دیے گئے ہیں، جس سے کتاب سے استفادہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔ مجموعی طور پر ایک خوبصورت کتاب ہے جس کا پڑھنا ہر اہل علم کے ذوق علم کو تسلی دینے کے لیے کافی ہے۔

ان کتب کے علاوہ عوام الناس کو استشراق سے آگاہی دلانے کے لیے دیگر زبانوں میں موجود کتب کے تراجم بھی کیے جاتے رہے۔ ان تراجم کو حتی الوسع ڈھونڈ کر اس مضمون میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کی اہم کتاب "بائبل سے قرآن تک" ہے۔ نام مترجم مولانا اکبر علی ہے جس کتاب کا ترجمہ ہے اس کا نام، اظہار الحق از مولانا رحمت اللہ کیرانوی ہے۔ نام محشی محمد تقی عثمانی اور ناشر مکتبہ دار العلوم کراچی ہیں، کتاب 16 جون 2016 میں طبع ہوئی۔

دور جدید میں عالم اسلام یہود و نصاریٰ کی مکروہ سازشوں کے نرغے میں ہے اور ان میں سب سے بڑی سازش لوگوں کو دین سے برگشتہ کر دینے کی ہے، اس سلسلے میں بے شمار تنظیمیں اور ادارے مصروف عمل ہیں اور ان کی کامیابی کا دائرہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے گرد زیادہ تنگ ہے، اسلام پر حملے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخانہ جملے اور حملے اس ملک میں معمول کی بات بنتی جا رہی ہے۔ جس طرح آج سے کم و بیش سو سال پہلے عیسائی مشنریوں کے طوفان آئے ہیں اور فتنہ کو روکنے کے لیے علمائے کرام کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی، ضرورت اس امر کی ہے کہ آج بھی کوئی رحمت اللہ کیرانوی آگے بڑھ کر عیسائیت و یہودیت کی اس یلغار کو روک دے۔ مولانا صاحب نے عیسائیت کے رد کے لیے کتاب اظہار الحق عربی میں تصنیف کی جوان کی تمام عمر کی محنت و کاوش کا نچوڑ ہے اور بلاشبہ عیسائی مذہب پر سب سے زیادہ جامع، مستحکم، مدلل اور مبسوط کتاب ہے۔ دنیا کی 6 زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے اور اس نے پوری علمی دنیا سے زبردست خراج تحسین وصول کیا۔[28]

زیر نظر کتاب "بائبل سے قرآن تک" اظہار الحق کا ترجمہ، شرح و تحقیق ہے۔ کتاب مذکورہ کے اردو ترجمہ کی سعادت دار العلوم کراچی کے ایک محترم استاد جناب مولانا اکبر علی صاحب کو حاصل ہوئی لیکن اتنی اہم کتاب کا محض ترجمہ ہی کافی نہ تھا بلکہ اس کتاب کے حوالہ جات کی تحقیق و تنقید اور موجودہ دور کی کتابوں اور شخصیات کے تعارف کی ضرورت بھی محسوس ہوئی، تاکہ ایک مفید کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کی جا سکے، جس کے لیے انگریزی کتابوں کی مدد بھی ضروری تھی۔ اس کام کے لیے مولوی محمد شفیع نے مولوی محمد تقی کا انتخاب کیا اور خوب کیا جنہوں نے چار سال کی محنت شاقہ سے کتاب میں تحقیقی حواشی کا اضافہ کر کے کتاب کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ مفتی صاحب نے بائبل کی عبارتوں کی تخریج کر کے نسخوں کے اختلاف اور تازہ ترین تحریفات کو جمع کر دیا، عیسائی اصطلاحات اور مشاہیر کا تعارف لکھ دیا بہت سے ماخذ کی مراجعت کر کے ان کے مکمل حوالے دے دیے اور عصر حاضر میں عیسائی مذہب سے متعلق جو نئی تحقیقات ہوئی ہیں ان کی طرف بھی اشارے کر دیئے۔[29]

[28] محمد تقی عثمانی، بائبل سے قرآن تک، مکتبہ دار العلوم کراچی، صفحہ: 21

[29] ایضاً، ص: 21

اسلام کی حفاظت کے لیے مجاہدین اسلام نے قلم کے ذریعے بھی جہاد کیا اور تلوار کے ساتھ بھی، ایسے مجاہدین کی تعداد کم ہے جنہوں نے دونوں میدانوں میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے مولانا رحمت اللہ کیرانوی انہی مجاہدین میں سے ایک ہیں۔ عیسائیت کے حملوں کا دفاع زبان و قلم سے کیا تو ہندوستان کی آزادی کے لیے تلوار بھی اٹھائی اور دونوں محاذوں پر شاندار یادگاریں چھوڑی ہیں۔ مولانا رحمت اللہ، کیرانہ کے مشہور و معروف عثمانی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں 1233ء میں پیدا ہوئے 12 سال کی عمر تک قرآن کریم ختم کر لیا ساتھ ہی ساتھ فارسی اور ابتدائی دینیات کی کتابیں بھی پڑھ لیں۔ علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لیے دہلی میں مولانا محمد حیات صاحب کے مدرسہ میں تشریف لے گئے، کچھ عرصہ والد کا ہاتھ بٹاتے رہے پھر لکھنو کی علمی شہرت سن کر وہاں تشریف لے گئے، اپنے وقت کے جید اور نامور اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا، آپنے قصبہ کیرانہ میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا جس سے کئی نامور شاگرد پیدا ہوئے۔ پھر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں بھی تدریس سے وابستہ رہے ہیں، رد عیسائیت پر ان کی پہلی تصنیف " ازالة الاوہام" ہے جو فارسی زبان میں ہے اسی دور میں عیسائی مشنریز ہندوستان میں اسلام دشمن سرگرمیوں میں مشغول تھیں۔ پادری فانڈر(Rev.co.P.Fonder)ان کا سرغنہ تھا۔ "میزان الحق" نامی کتاب میں اس نے بے شمار شبہات و تلبیسات پیدا کر دیے تھے۔ مولانا صاحب اس سے بہ نفس نفیس مناظرہ کر کے عیسائیت کی کمر توڑ دینا چاہتے تھے اور اس کا انھیں موقع بھی اللہ نے فراہم کیا، جس میں فانڈر کو منہ کی کھانا پڑی، دو مناظروں کے بعد تیسرے میں وہ نہ آیا ورنہ مولانا صاحب عیسائیت کا بھرپور رد کر دیتے۔ مولانا صاحب نے 1857ء کے جہاد میں بھی حصہ لیا اور ہجرت بھی کی 1280ء میں آپ نے سلطان بن عبد العزیز خان اور صدر اعظم خیر الدین پاشا کی خواہش پر عربی زبان میں اظہار الحق لکھنی شروع کی اور چھ ماہ کے اندر ہی سے مکمل کر کے سلطان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ 1290ء میں ایک مدرسہ صولتیہ قائم کیا، جس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ صنعتی تعلیم بھی دی جاتی تھی، یہ مدرسہ آج تک قائم ہے 75 سال کی عمر میں 22 رمضان 1308 ہجری میں وفات پائی اور حرم محترم کی مقدس سرزمین میں دفن ہوئے۔[30]

کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں عیسائیت کیا ہے اس پر بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ بائبل الہامی نہیں ہے بلکہ تحریف شدہ ہے۔ دوسری جلد میں بائبل میں تحریف کے دلائل دیے، نسخ کا ثبوت، قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور احادیث کی صحت وغیرہ جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ جلد سوم میں احادیث پر پادریوں کے اعتراضات اور محمد رسول اللہ کے عنوانات کو موضوع بنایا ہے اور مدلل بحث کی ہے مفتی محمد تقی عثمانی نے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی مرتب کیا ہے۔ مقامات اور کتابیں جن کا اصل کتاب میں ذکر ہے بیان کر دی ہیں۔ مفتی صاحب خود کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ :

عربی بائبل کے حوالوں کی جگہ اردو بائبل کی باتیں لکھ دی ہیں، اگر اظہار الحق میں نقل شدہ بائبل کے حوالے میں فرق ہو تو اظہار الحق کی عربی عبارت کا ترجمہ کر دیا ہے، اظہار الحق کے مختلف نسخوں کا مقابلہ کیا تاکہ حوالوں کی غلطیاں نہ رہیں ساتھ ہی اصل ماخذ سے مراجعت بھی کی، طباعت کی غلطی کو درست کر دیا، جہاں شبہ تھا وہاں حاشیہ میں اس کا اظہار کر دیا۔ اظہار الحق میں موجود غیر مسلموں کے ناموں کی تحقیق کی اور اصل نام لکھا، اگر ترجمے میں ابہام یا اغلاق محسوس ہوا مترجم کی اجازت سے واضح کر دیا، قاری کی سہولت کیلئے جگہ جگہ عنوانات قائم کر دیے، ترقیم Punctuation کا اہتمام کیا۔ تمام حوالے سے ممتاز کر دیے اور پیراگراف قائم کیے۔ عیسائی مذہب کے نظریات اور تاریخ کا تعارف اور

---

[30] ایضاً، ص: 213-179

اصلیت کی تحقیق کر کے مقدمہ قائم کر دیا، اظہار الحق کے مآخذ میں سے جس قدر کتب دستیاب ہوئیں ان کی مراجعت کی ہے، کتاب میں انسانوں، شہروں اور قبیلوں کے بیشتر ناموں کا تعارف کرادیا، قرآنی آیات کا ترجمہ کیا ہے اور تاریخی واقعات جو بغیر حوالوں کے بیان ہوئے تھے اکثر کے حوالے دے دیئے۔ مصنف کی عبارتوں کی حسب ضرورت تشریح کر دی، مصنف کی تائید کے لئے تازہ ترین دلائل پیش کئے، اظہار الحق کی کسی بحث کا حوالہ دیتے ہوئے صفحہ اور جلد کا حوالہ لکھ دیا ہے تاکہ قارئین آسانی سے مراجعت کر سکیں۔[31] سرورق رنگین اور خوبصورت ہے، دنیا کے گلوب پر قرآن مجید دکھایا گیا ہے، تینوں جلدوں کے صفات الگ الگ بھی شمار کیے گئے ہیں اور مجموعی طور پر صفحہ نمبر بھی صفحے کے نیچے دیا ہے، جبکہ اسی جلد کے صفحہ نمبر صفحہ کے اوپر دیے گئے ہیں، اپنی انہی خوبیوں کے باعث مذکورہ کتاب ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے اور مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے تحقیق و شرح کا حق ادا کر دیا قاری کو کتاب مکمل طور پر اپنے حصار میں لے لیتی ہے۔

7۔ شرق شناسی

ایک اور شاہکار تصنیف شرق شناسی ہے، جو ایڈورڈ سعید کی کتاب اور اور ینٹلزم (orientalism) کا ترجمہ ہے، ترجمہ محمد عباس نے کیا ہے نظر ثانی ثمینہ راجہ کی ہے، اس کتاب کے ناشر پروفیسر فتح محمد ملک صدر نشین مقتدرہ قومی زبان پطرس بخاری اسلام آباد پاکستان ہیں۔ سن اشاعت 2005ء ہے۔ ایڈورڈ سعید کی کتاب شرق شناسی استشراق کی تحریک کی تفہیم کے لیے ایک بہترین مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایڈورڈ سعید یکم نومبر 1935ء میں یروشلم فلسطین میں پیدا ہوئے۔ 25 ستمبر 2003 کو 67 سال کی عمر میں یونائیٹڈ اسٹیٹ نیویارک سٹی میں وفات پائی، انگلش ادب کے کولمبیا یونیورسٹی میں پروفیسر تھے، آپ فلسطینی امریکی تھے۔ سپین، یونیورسٹی سے تعلیم مکمل، کی ایڈورڈ سعید کی وجہ شہرت ان کی کتاب 1978ء میں شائع ہونے والی اور ینٹلزم ہیں، جس میں مغرب میں مروجہ مشرق کی تصویر کو مصنف نے غلط قرار دیا اور اپنا نقطہ نظر بیان کیا وہ مسئلہ فلسطین کے حامی تھے، جس کے باعث کئی دشمن پیدا کر لیے تھے، آپ کینسر کے مرض کی وجہ سے انتقال کر گئے۔[32]

آپ کی کتاب کا ترجمہ محمد عباس نے کیا ہے اور نظر ثانی ثمینہ راجہ نے کی ہے ثمینہ راجہ (11 ستمبر 1961ء-30 اکتوبر 2012ء) ایک پاکستانی اردو شاعرہ، ادیب، ایڈیٹر، مترجم، براڈ کاسٹر اور ماہر تعلیم تھیں۔ آپ بہاولپور میں پیدا ہوئیں اور اسلام آباد میں رہائش پذیر تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو ادب میں ایم اے کیا، مقتدرہ قومی زبان میں ماہر مضمون کے طور پر کام کیا۔ 1973ء میں شاعری شروع کی آپ کی شاعری پر بارہ کتابیں چھپیں، دو کلیات اور ایک رومانوی شاعری کا مجموعہ بھی شائع ہوا۔ آپ نے اردو نثر میں کچھ کتابیں لکھیں اور کچھ اہم انگریزی کتابوں کے تراجم اور ایڈیٹنگ بھی کی۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کو بطور ایڈیٹر اور کنسلٹنٹ جوائن کیا، اسی سال ماہانہ آثار میں بطور ایڈیٹر شمولیت اختیار کی پاکستان ٹی وی سے 1995ء میں مشاعرے بھی کرائے۔ پی ٹی وی سے اردو ادب میں عورت کا کردار کے نام سے پروگرام بھی کیا میگزین خواب گر میں فراز نمبر بھی نکالا۔ 30 اکتوبر 2012 کو کینسر سے وفات پائی۔[33]

ایڈورڈ سعید اپنی کتاب میں امریکی مواد اور ذرائع کو ترجیح دیتے ہیں اور شرق شناسی میں تاریخی اور شخصی استناد پر بھی بحث و تمحیص کرتے ہیں، زبان میں سلاست اور روانی ہے، سرورق میں مشرقی روایات کو دکھانے کے لئے ایک سپیرن دکھائی گئی ہے جو برہنہ ہے اور سانپ اس کے جسم پر لپٹا ہوا ہے اور امراء تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ اردو ترجمہ میں سرورق بالکل سادہ ہے جو کتاب کی انتہائی سنجیدگی اور خشک ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب شرق شناسی کی وسعت۔ دوسرا باب شرق شناسی تشکیلات اور تشکیلات جدیدہ۔ ے تیسرا باب عصر حاضر میں شرق شناسی کا ہے۔

---

[31] محمد تقی عثمانی، بائبل سے قرآن تک، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ص: 29-26

[32] https://en.wikipedia.org/wiki/edward said تاریخ (12-11-2017)

[33] https://en.wikipedia.org/wiki/Samina-Raja تاریخ (09-11-2017)

کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے سلاست اور روانی کو مد نظر رکھا گیا ہے، ترجمے کی یہ خوبی اس کی اہمیت، قدر و قیمت، تاثیر اور خوبی کو بڑھا دیتی ہے۔ کتاب میں اگر مترجمین کا تعارف دے دیا جاتا تو پڑھنے والوں کو ان کے بارے میں بھی معلومات ہو جاتیں۔ ترجمہ کرتے ہوئے اپنی ذاتی رائے کا اظہار نہیں کیا گیا اور نہ ہی کہیں شرح و حواشی دیے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں کتابیات یا اشاریہ وغیرہ بھی نہیں دیے گئے۔

8۔ امہات المومنین اور مستشرقین

ایک اور خوبصورت تحریر امہات المومنین اور مستشرقین ہے جو ظفر علی قریشی کی کتاب Prophet Muhammad wives and orientalism کا ترجمہ ہے۔

ترجمہ و تدوین پروفیسر محمد رفیق چودھری وغیرہ کا ہے۔ ناشر محمد حفیظ البرکات ہیں، تاریخ اشاعت اپریل 2010 ہے۔ پبلشر ز ضیاء القرآن پبلیکیشنز ہیں۔ کتاب کے صفحات 256 ہیں۔

مستشرقین نے جہاں اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخانہ حملے کیے ہیں وہاں ان کی ہرزہ سرائیوں کا ایک موضوع حضور صلی علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت ازدواج کو مستشرقین نے شہوت پرستی اور لہو و لعب کا ذریعہ قرار دیا۔ بہت سے ایسے مستشرقین جن کے بارے میں رائے تھی کہ حق بات کرتے ہیں، اس موضوع پر وہ بھی بھٹکتے نظر آتے ہیں اور غیر جانبداری اور بے لاگ رائے دینے کے دعوے دھرے رہ جاتے ہیں، وہ یہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے کہ ان شادیوں کے پس منظر میں بعض سیاسی وجوہات اور اکثر اوقات جذبہ ترحم کارفرما نظر آتا ہے۔ مستشرقین نے اس پہلو پر حضور ﷺ کی ذات مبارکہ کو خوب نشانہ بنایا ہے، ان حملوں کے جواب میں مذہبی اسکالرز ہر دور میں قلم اٹھاتے رہے ہیں، پروفیسر ظفر علی قریشی کی کتاب امہات المومنین اور مستشرقین بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں مصنف مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیتے ہیں۔ مستشرقین میں سے بعض کم متعصب یا بے لاگ تبصرہ کرنے والے مستشرقین کی کتابوں کے حوالے نقل کئے اور اپنی بات میں وزن پیدا کیا۔

کتاب اسلامیہ کالج لاہور کے شعبہ ءاسلامیات کے سابق اسسٹنٹ پروفیسر ظفر علی قریشی کی تصنیف Prophet Muhammad's wives and orientalism کا اردو ترجمہ ہے، اردو ترجمہ و تدریس میں پروفیسر محمد رفیق چودھری، ڈاکٹر اکرام الحق اور اشرف قدسی کی کاوشوں کا حصہ ہے۔ مقدس بائبل کے حوالہ جات آتھورائزڈ کنگ جیمز ورژن پلیسڈ بائی گڈیس انٹرنیشنل پبلشنگ کمپنی 1961ء ایڈیشن (Authorized king James version Placed by gideous international publishing company 1961 edition, USA سے اخذ کردہ ہیں، متعلقہ آیات کریمہ کا ترجمہ امام احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن پاک موسومہ کنز الایمان فی ترجمہ القرآن " سے منقول ہے۔[34]

مذکورہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول و دوم میں مستشرقین کے غیر اخلاقی اور متعصبانہ اعتراضات کی قلعی ان کے اپنے حوالہ جات سے کھولی ہے۔ باب سوم میں حیات مبارکہ کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ اور بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ شادیاں 54 سال سے 60 سال کی عمر میں کیں۔ یہ جذباتی ابال اور شہوت پرستی کی عمر نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ اور سیدہ ماریہ قبطیہ کے علاوہ تمام ازواج مطہرات مطلقہ یا بیوہ

---

[34] ظفر علی قریشی، پروفیسر، امہات المومنین اور مستشرقین، ضیاء القرآن پبلی کیشنز: ص:6

تھیں، مصیبت زدہ تھیں، اگر آپ چاہتے تو ایک سے ایک حسین عورت سے شادی کر سکتے تھے مگر آپ کی شادیاں ذاتی تلذذ کے لیے نہ تھیں بلکہ جذبہ ترحم اور سیاسی مقاصد کار فرما تھے۔ باب چہارم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر الازدواجی کا بتایا کہ یہ شادیاں کن وجوہات کی بنا پر ہوئیں۔ باب پنجم میں امہات المومنین کا تعارف کرایا۔ باب ششم میں مصنف نے حضور زندگی کے متعلق بتایا کہ کس طرح فقر و غنا سے عبارت تھی۔ مصنف کی مرکزی موضوع پر آخر تک زبردست گرفت رہی اور حیات مبارکہ کے تمام ادوار بھی مختصر بیان کر دیے۔ یہ مجموعی طور پر ایک بہترین کتاب ہے جو سادہ اسلوب میں لکھی گئی ہے، جس سے خاص و عام سب لوگ مستفید ہو سکتے ہیں، آج کے دور میں عامۃ الناس کو مستشرقین کی سازشوں سے باخبر رکھنے کے لیے ایسی کتابوں کی اشد ضرورت ہے اور یہ کتاب عوام کی ضرورت کو بدرجہ اتم پورا کرتی ہے۔ کتاب میں بعض جگہ کمپوزنگ کی غلطیاں موجود ہیں، مثلاً صفحہ 56 پر "اس کے لئے اسے کسی جواز یا توجیہ یا پہلے سے موجود بیویوں سے اجازت کی ضرورت نہ ہے"۔ ص 58 پر بھی لکھا ہے کنیزیں رکھنے پر کوئی تقید موجود نہ ہے "ص 59 پر بھی ایسی غلطی ہے۔ ص 65 پر سورۃ احزاب کے ترجمے میں لکھا "اے نبی کے گھر والو اور تم کو پاکی سے پاکیزگی عطا فرمائے۔ ص 97 دوسرے پیرا گراف میں ہے "۔۔۔۔۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و تعلم کے نتیجہ میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کر لیا ہوا تھا"۔ ص 182 دوسرے پیرا گراف "سر راہ جنازے ملتا تو اس میں شرکت فرماتے تھے۔"

اگر یہ چند چھوٹی چھوٹی غلطیاں نہ ہوتیں تو کتاب اور بھی زیادہ اچھی ہوتی، کتاب کے آخر میں فہرست اعلام، غزوات کی مختصر تفصیل، فہرست غزوات، فہرست سرایا اور اشاریہ دیا گیا ہے، کہیں کہیں صفحے کے آخر میں حاشیہ بھی دینے کا اہتمام کیا ہے لیکن حوالہ جات نہیں دیے۔ سرورق سادہ اور پرکشش ہے جسے اسلم کمال نے تیار کیا ہے۔

9۔ محمد پیغمبر عہد رواں

ایک کتاب محمد پیغمبر عہد رواں، مترجم نعیم اللہ ملک ہے، جو کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب Muhammad The Prophet for Our Time کا ترجمہ ہے، جس کا اہتمام نشریات لاہور نے کیا ہے اور مطبع بی پی ایچ پرنٹرز لاہور کی ہے۔ مستشرقین کا کردار ہمیشہ سے متعصبانہ رہا ہے، انہوں نے انسانی اذہان میں مکر و فریب کے ساتھ شکوک و شبہات پیدا کیے، بدگمانی کو ہوا دی، حضور کی ذات مبارکہ پر رکیک حملے کیے اور جب ذہنی بیداری کا دور شروع ہوا اور لوگ استشراق سے واقف ہوئے تو مستشرقین کو خود ساختہ عالمی ساکھ بچانے کی سوچیں، انہوں نے اپنا اسلوب بدل ڈالا کہ پیغمبر اسلام کے گن گانے لگے اور اسی دوران ایسا ہولناک وار اسلام کی جڑوں پر کرتے کہ پچھلی اچھائیاں ماند پڑنے لگتیں، جذبہ تعصب کی بھی تسکین ہو جاتی اور منصف مزاج بھی کہلاتے۔ عام مسلمان بڑی خوشی سے یہ تحقیقی مواد پڑھتے ہیں اور درپردہ اسلام کے خلاف زہر اپنے اندر انڈیلتے رہتے ہیں، جس کی انہیں خبر بھی نہیں ہوتی۔ کیرن آرمسٹرانگ بھی اسی اسلوب کو اپناتی ہیں، محمد پیغمبر عہد رواں، کیرن صاحبہ کی کتاب Muhammad The Prophet for Our Time کا ترجمہ ہے، جس میں انہوں نے (09/11) نائن الیون کے تناظر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو موضوع بنایا تا کہ لوگوں کے ذہنوں سے مسلمانوں کے پیغمبر سے متعلق دہشتگردی (نعوذ باللہ) کا تصور ختم کیا جا سکے۔ کیرن صاحبہ 14 نومبر 1944ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوئیں، آپ کی قومیت برطانوی ہے، آپ مصنفہ اور مبصر ہیں، تقابل ادیان پر لکھی گئی کتابیں آپ کی وجہ شہرت ہیں۔[35] کتاب کا ترجمہ ملک نعیم اللہ نے کیا ہے، کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب مکہ، دوسرا

---

[35] https://en.wikipedia.org/wiki/KarenArmstrong. بتاریخ 17-10-2017

جاہلیت، تیسرا باب ہجرت، چوتھا جہاد، پانچواں اسلام ہے۔ تمام ابواب میں مصنفہ نے حیات مبارکہ کے مختلف ادوار بیان کئے ہیں مگر فطری معاندانہ سوچ غالب آتی رہی۔ وحی کے متعلق یہ تاثر دیا کہ حضور ﷺ سمجھ رہے تھے کہ کسی جن نے حملہ کر دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مایوسی طاری تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کو پہاڑ کی چوٹی سے گرانا چاہتے تھے۔[36] ایسے ہی قرآن کریم کے حوالے سے لکھتی ہیں:

It has no apparent structure, no sustained argument or organizing.[37]

یعنی قرآن کا کوئی بدیہی ڈھانچہ اور ترتیب نہیں، اس میں متواتر مدلل یا منظم انداز میں کسی موضوع پر بات نہیں۔ خود اپنے قول کی نفی بھی کر دی۔

The linked passages that initially seemed separated and integrated the different strands of the text as one verse delicately qualified and supplemented others.[38]

بظاہر جدا جدا نظر آنے والی آیات آپس میں منسلک اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ غزوات کو ڈاکے بنا کر پیش کیا۔ بعض جگہوں پر تو حد ہی کر دی مثلاً ص 134 پر حضرت زینب کے ساتھ شادی کے واقعہ کو رنگ آمیزی گستاخانہ طریقے سے پیش کیا، جس سے فاضل مصنفہ کی غیر جانبداری جھلک پڑتی ہے۔

اردو ترجمہ میں زبان سادہ ہے اور روانی موجود ہے۔ ترجمہ کرتے ہوئے جو الفاظ ملانے میں کمی بیشی محسوس ہوتی ہے وہ نہیں ہے، بلکہ بڑی روانی کے ساتھ قاری کتاب سے لطف اندوز ہوتا ہے، تاہم یہ لفظی ترجمہ نہیں ہے بلکہ فاضل مترجم نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے واقعات و حالات کو سمجھ کر لکھا ہے۔ مثلاً واقعہ غرانیق کو دیکھ لیں۔

One day, Tabri continues, Muhammad was sitting beside the Kaabah with some elders, reciting a new Surah in which Allah tried to reassures his critics.[39]

طبری نے آگے چل کر لکھا ہے کہ ایک دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں غور و فکر کر رہے تھے تو اس سوال کا وحی کی صورت میں جواب آگیا جس میں وحدانیت کے اصولوں پر سودے بازی کیے بغیر تین دیویوں کی حیثیت کو تسلیم کیا گیا تھا، چنانچہ سورۃ النجم نازل ہوئی تو اس وقت بہت سے قریش کعبۃ اللہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکتہ چینیوں کو دوبارہ یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کی کہ آپ راہ بھولے ہوئے نہیں ہیں۔۔۔۔۔"

حرف بحرف ترجمہ کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصنف نے ترجمہ کرنے کے بجائے گزشتہ سے پیوستہ کا حالات کے مطابق بات جاری رکھنے کا انداز بھی اختیار کیا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں فاضل مصنفہ نے قرآن کا حوالہ دیا یا مترجم نے آیات کا ترجمہ قاری کی آسانی کے لئے لکھ دیا ہے۔ مصنفہ نے جو کچھ لکھا مترجم کو اگر اختلاف بھی تھا تو بھی اس نے ترجمہ کر دیا تاکہ قاری کو مصنفہ کی ذہنیت کا اندازہ لگانے میں تکلیف نہ ہو اور وہ

---

[36] آر مسٹرانگ کیرن، محمد پیغمبر عہد رواں، مترجم، ملک نعیم اللہ، بی پی ایچ پرنٹر، لاہور، ص:32

[37] Arm Strong Karen, Muhammad Prophet for Our Time, Harper Press.London,2006, P:58

[38] ایضاً، ص:50

[39] ایضاً، ص:71-69

سمجھ سکے کہ کس طرح مستشرقین چھپ چھپ کر اور ظاہر آوار کرتے ہیں۔ مستشرقین سے متعلق اردو خواں طبقے کے لئے لکھی جانے والی کتابوں میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ سرورق سبز رنگ کا ہے پس منظر میں مسجد نبوی کا عکس ہے۔ روحانیت اور سادگی کا خوب امتزاج ہے۔ امید ہے کہ استشراق کے متعلق جاننے اور پڑھنے والے اس کتاب کو خوب پذیرائی بخشیں گے۔

(Muhammad A Biography of the Prophet) کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب کا ترجمہ محمد ﷺ پیغمبر اسلام کی سوانح حیات نعیم اللہ ملک نے کیا ہے جسے بی پی انچ پرنٹرز لاہور نے طبع کیا ہے مترجم نعیم اللہ ملک اخبار سے وابستہ رہے ہیں سیرت پر کتاب لکھنے سے پہلے عمرہ کیا ماہ رمضان حجاز مقدس میں گزارا وطن واپسی پر ملازمت سے استعفیٰ دے دیا کتاب کی تعمیل میں ایک سال لگا اور حج کے مبارک دن 2009 میں کتاب مکمل ہو گئی۔[40]

پہلا باب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں یورپ اپنا دشمن سمجھتا ہے میں مصنفہ نے پچھلی کئی کتابوں اور مصنفین کے حوالے دیئے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور اسلام کو ایک جھوٹا دین بتایا۔ دوسرا باب حضرت محمد صلی وسلم اللہ کے رسول ہے جس میں نزول وحی کا واقعہ بیان کیا۔ تیسرا باب دور جاہلیت، چوتھا نزول وحی، پانچواں باب انسانیت کو شعور و آگہی بخشنے والا پیغمبر، چھٹا باب شیطانی آیات، ساتواں ہجرت اور ایک نیا قبلہ، آٹھواں باب مقدس جہاد، نواں مقدس امن، دسواں مقدس پیغمبر اسلام کی رحلت ہے۔ مصنفہ نے اپنی کتاب سلیمان رشدی کے ناول کے بعد لکھی تاکہ مغرب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تصور بدلا جا سکے، وہ سمجھتی تھیں کہ رشدی کی طرح انہیں بھی چھپ کر زندگی گزارنا پڑے گی، لیکن مسلمانوں نے بڑی فیاضی کے ساتھ کتاب کا خیر مقدم کیا، مترجم نے بڑی ایمانداری سے کتاب کا ترجمہ کیا اور تاہم یہ لفظی ترجمہ نہیں ہے، بعض جگہوں پر مترجم نے اتفاق نہ ہونے کا انداز اختیار کیا، لیکن کتاب کا جوں کا توں ترجمہ کر دیا۔ مصنفہ اپنی کتاب میں پیش رو مستشرقین کے عیاری و مکاری کے نقاب الٹتے ہوئے لکھتی ہیں۔

تیرہویں صدی کے آخر میں ڈومی نیک اسکالر Riccoldo da Monle Croce نے اسلامی ملکوں کی سیاحت کی تو وہ مسلمانوں کے تقویٰ اور پرہیزگاری دیکھ کر بہت متاثر ہوا، اس نے لکھا کہ مسلمانوں کا تقدس اور پاکیزگی عیسائیوں کے لئے باعث شرم ہے، لیکن جب اس نے وطن واپس آکر Disputatio Contra Sarace nos et Alchoranum کے نام سے کتاب لکھی تو اس میں اسلام کے متعلق انہیں فرضی قصوں کو دہرا دیا۔[41]

واقعہ غرانیق کے متعلق لکھا:

مغرب میں بعض اسکالروں (مستشرقین) نے یہ مفروضہ قائم کر لیا ہے کہ ان قرآنی آیات میں جن میں اب نام نہاد "شیطانی آیات" کے قصے کا ذکر کیا گیا ہے، ان اسکالروں کے بقول حضرت محمد ﷺ نے عارضی طور پر کئی خداؤں کو ماننے کی رعایت دے دی تھی۔[42] کیرن صاحبہ کی پیشہ ورانہ دیانت کا اندازہ سلیمان رشدی کے متعلق ان کے خیالات سے لگایا جا سکتا ہے جس میں وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں کہ سلمان رشدی کے خلاف فتویٰ اسلامی قانون سے متصادم تھا۔ لکھتی ہیں: 1990ء میں جب میں یہ کتاب لکھ رہی تھی برطانیہ میں کوئی شخص یہ فتویٰ سننے کا روادار

[40] آرمسٹرانگ کیرن، محمد پیغمبر اسلام کی سوانح حیات، مترجم ملک نعیم اللہ بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور ص:6

[41] ایضاً، ص:50

[42] ایضاً، ص:154

نہ تھا اور فتویٰ جاری ہونے کے ٹھیک ایک ماہ بعد منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس میں 45 رکن ریاستوں میں سے 44 ملکوں نے آیت اللہ خمینی کے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے اسے غیر اسلامی قرار دیا، جس کے نتیجے میں ایران یکا و تنہا رہ گیا، اسلام کی مقدس سرزمین سعودی عرب کے شیوخ اور قاہرہ کی عالمی شہرت یافتہ الازہر یونیورسٹی نے بھی آیت اللہ خمینی کے فتوے کو اسلامی قانون سے متصادم قرار دے دیا۔[43] مندرجہ بالا مثالوں سے مصنفہ کے اندرونی عناد کا اندازہ ہوتا ہے تاہم کتاب اپنے موضوع پر بڑی اہم اور معلوماتی کتاب ہے۔ مطالعہ کے شوقین حضرات کے لیے ایک بہترین کتاب ہے عوام کے لیے معلوماتی کتاب ہے لیکن وہ اس کی باریکیوں تک پہنچ نہ سکنے کی وجہ سے گمراہ ہو سکتے ہیں۔ عمومی طور پر ماہرین مضمون کے لیے زیادہ قابل استفادہ ہے کہ کتاب کا کور ڈیزائن ایک نیک شعار اور نابغہ روزگار آرٹسٹ محترمہ جویریہ حنیف نے تیار کیا۔ محمد علی زاہد خطاط نے لکھا۔

10۔ مسلمانوں کا سیاسی عروج و زوال

کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب Islam A Short History کا ترجمہ مسلمانوں کا سیاسی عروج و زوال محمد احسن بٹ نے کیا ہے۔ جس کے ناشر آصف جاوید برائے نگارشات پبلشرز 24 مزنگ روڈ لاہور اور مطبع حاجی منیر پرنٹرز لاہور ہیں۔ کتاب 2016 میں شائع ہوئی ہے۔ مسلمانوں کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ ان کی فتوحات اور شکستوں کے اسباب واقعات سے بھری پڑی ہے۔ مصنفہ کیرن آرمسٹرانگ نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور بڑے مختصر اور جامع انداز میں مسلمانوں کی تاریخ کو کھنگالا ہے، ان کے نزدیک اسلامی سیاسی تاریخ میں اللہ رسول اور قرآن کی بنیادی اہمیت رہی ہے، جہاں کہیں مسلمان اسلامی دائرے سے باہر نکلے ناکام ہوئے، چونکہ مسلمانوں کی سیاست مذہب سے الگ کوئی شے نہیں ہے اس لیے پھر انہوں نے واپسی کی۔ ہر ناکامی پر وہ زمانے کے موجودہ واقعات اور ماضی کی تاریخ پر غور کرتے اور تاریخ کو ایک مقدس عنصر کے طور پر قبول کرتے۔ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول شروعات، حصہ دوم ارتقاء، حصہ سوم عروج، حصہ چہارم فاتح اسلام، اور حصہ پنجم الم زدہ اسلام ہے۔ مصنفہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے شروع کر کے پچھلی صدی تک کے حالات و واقعات پر بحث کی ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کی غلطیوں کا خمیازہ انہیں ہر دور میں بھگتنا پڑا، تاہم کہیں کہیں ان کا اندرونی تضاد سامنے آتا ہے، خلفائے راشدین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد سے متعلق لکھا: "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حقیقت کا ادراک کیا کہ امت کے لیے ایک نظام (Order) ضروری ہے، قانون سے مارواعناصر کو قابو میں لانا ہوگا اور جو توانائیاں اب تک لوٹ مار کرنے میں ضائع ہوتی رہی تھیں انہیں ایک مشترکہ سرگرمی میں ڈھالنا ہوگا، اس مسئلہ کا واضح حل یہ تھا کہ ہمسایہ ملکوں کے غیر مسلم لوگوں پر حملے کیے جائیں"۔[44] مصنفہ جہاد اور غزوات کو لوٹ مار کا نام دیتی ہیں، آگے اپنے ہم عصر مستشرقین کی ذہنیت کو واضح کیا: "اسلامی دنیا کو جدیدیت نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اسلامی دنیا عالمی تہذیبوں کا ایک رہنما ہونے کے بجائے یورپی طاقتوں کی طفیلی بن کر رہ گئی، نو آبادیاتی طاقتوں نے مسلمانوں کی توہین کی وہ مسلمان معاشرے کو پسماندہ نااہل اور بدعنوان سمجھتے تھے، انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ یورپی ثقافت ہمیشہ ترقی پسند رہی ہے"۔[45] جمال الدین افغانی کے متعلق مغرب کی آمد کے عنوان سے لکھا: انہوں نے مغرب کی بے انتہا طاقت کا مشاہدہ کیا، انہیں یقین ہو گیا کہ مغرب جلد ہی اسلامی دنیا پر غالب آجائے گا اور اسے کچل دے گا، وہ مغربی زندگی کی کھوکھلی نقالی کے خطرات کا مشاہدہ کر سکتے تھے۔"[46] مصنفہ کے خیال میں مسلمان علماء مغرب سے متاثر ہونے لگے تھے اور ان کا اسلام پر اعتماد نہ تھا، اس لیے وہ مغرب کے طور طریقے اختیار کرنے پر راضی ہونے لگے تھے۔ آگے خودکش حملوں کے متعلق یہ تاثر دیا

---

[43] ایضاً، ص: 15

[44] آرمسٹرانگ کیرن، مسلمانوں کا سیاسی عروج و زوال، مترجم محمد احسن بٹ، نگارشات پبلشرز 24 مزنگ روڈ، لاہور، ص: 58

[45] ایضاً، ص: 163

[46] ایضاً، ص 168

کہ خود کش بمبار صرف مسلمانوں میں تھے حالانکہ یہ صرف مسلمانوں کی تاریخ کا حصہ نہیں رہے تھے۔ لکھتی ہیں مغرب کی آمد کے تحت: "خود کش بمبار جو کہ اسلام کی تاریخ میں غیر معمولی مظہر ہیں ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ناامیدی کی کیفیت کے ساتھ خطرے کا سامنا کر رہے تھے"۔[47]

کتاب پڑھ کر مصنفہ کی سیاسی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے، کتاب لکھنے کا اسلوب تاریخی معلوماتی اور ادبی ہے۔ مترجم نے خوب ترجمہ کیا ہے لیکن بعض جگھوں پر انگریزی سے اردو میں متبادل نہ ہونے کی وجہ سے انگریزی کے الفاظ ہی نقل کر دیے ہیں۔ مثلاً صفحہ 56 پر بیورو کریسی، صفحہ 57 پر اسلامی کنفیڈریشن، صفحہ 163 پر سٹریٹیجک کو ویسے ہی لکھ دیا ہے۔ بعض جگھوں پر ہندی الفاظ کا سہارا لیا مثلاً صفحہ 63 پر لکھتے ہیں "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدرشوں کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔" صفحہ 174 پر لکھتے ہیں "اسے اپنے روحانی آدرشوں کو سچائی کے ساتھ بروئے عمل لانے کے قابل بنانا تھا." صفحہ 183 پر لکھا ہے۔ "جو مسلمانوں کو جدیدیت کے جنونی اور متشددانہ استرداد پر اکساتی ہے۔" مترجم بیورو کریسی کی جگہ نوکر شاہی، کنفیڈریشن کی جگہ متحدہ ریاستیں، مینڈیٹ کی جگہ فرمان اور اسٹریٹیجیک کی جگہ حکمت عملی نیز آدرش کی جگہ اصول یا معیار کا لفظ استعمال کر سکتے تھے۔

کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ امت مسلمہ کا عروج نہ طاقت میں پوشیدہ ہے نہ افرادی قوت میں، مسلمانوں کی کامیابی کا راز نہ صنعت و حرفت کی ترقی میں ہے اور نہ ہی دیگر اقوام کی فتوحات میں، اس قوم کا عروج صرف اسلام سے جڑے رہنے میں ہی ہے اور یہی اس کی کامیابی کا ضامن ہے کتاب سے ہر خاص و عام فیض یاب ہو سکتے ہیں جو ان کی معلومات میں اضافہ کا باعث ثابت ہو گا۔

خلاصہ بحث

مستشرقین کے اعتراضات اور اسلام پر ان کے نقب زنی کی کوشش کو ہر دور میں علمائے امت اور فقہاء نے ناکام و نامراد کیا ہے۔ ان کے ہر اعتراض کے نقلی اور عقلی جوابات دے ہیں، جس کی مثالیں اوپر ذکر کی گئی کتب میں موجود ہیں، آج بھی مستشرقین مختلف انداز سے قرآن و حدیث پر اپنے مذموم ارادوں سے شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف عمل ہیں، آج بھی علماء اور اہل علم کی زمہ داری ہے کہ وہ اس میدان میں کام کریں اور امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کریں۔

[47] ایضاً، ص 169